روزنامہ

C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 21 مارچ 2006ء 20 صفر 1427 ہجری 21 امان 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 62

خدا کے حضور بے بسی کی شکایت

سفر طائف سے واپسی پر آنحضرت ﷺ نے ایک باغ میں پناہ لی اور یہ دعا کی۔ اے میرے رب میں اپنے ضعف قوت اور قلت تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تو ہی میرا پرودگار ہے...... میں تیرے ہی منہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تو ہی ہے جو ظلمتوں کو دور کرتا اور انسان کو دنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے۔‘‘

(سیرت ابن ہشام جلد 1 صفحہ 420 باب سعی الرسول الی تقیف)

ظلم جب حد سے بڑھ جاتا ہے تو اللہ کی لاٹھی آفتوں اور بلاؤں کی صورت چلتی ہے

اللہ نے فلاح کا وعدہ کیا ہے مگر یہ تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے

تمام انسانیت کے لئے دعا کریں کہ اپنے رب کو پہچاننے لگ جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 17 مارچ کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے فلاح اور کامیابی کا وعدہ کیا ہوا ہے مگر یہ وعدہ تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے تمام انسانیت کیلئے دعا کرنی چاہئے کہ اپنے پیدا کرنے والے کو پہچاننے لگ جائے۔

حضور انور کا یہ خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے ساری دنیا میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خلیج کے بحران سے متعلق متعدد خطبات دیئے تھے اور مستقبل کے بہت ہی خوفناک حالات کے بارے میں عرب دنیا کو آگاہ کیا تھا اور مشورے بھی دیئے تھے آپ نے جو تجزیہ کیا تھا آج اس کے نتائج نظر آرہے ہیں عراق کو جس طرح تہس نہس کیا گیا اس کے حالات سب کے سامنے ہیں اب اخبارات میں یہ شور ہے کہ عراق میں سول وار کا خطرہ ہے کل ہی عراق پر ایک خوفناک فضائی حملہ کیا گیا ہے اور یہ آگ بھڑکتی چلی جارہی ہے ان حالات کو دیکھ کر ایک احمدی کا دل سخت تکلیف اور دکھ محسوس کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہونے والوں کو اندرونی اور بیرونی دشمنوں سے بچائے اور ایسی قیادت عطا کرے جو ذاتی مفاد پر اجتماعی مفاد کو ترجیح دینے والی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حال میں ہی ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک کس طرح مختلف کمپنیوں کے ذریعہ تیسری دنیا کے ممالک کو اپنے داؤ میں لاکر زیرنگیں کر لیتے ہیں اب عراق و ایران کو زیرنگیں رکھنا ان کیلئے انتہائی ضروری ہے اور ان کے منصوبے میں شامل ہے۔ 1991ء میں جب عراق پر حملہ ہوا تو مغربی ممالک نے یہ بیان دیا تھا کہ انہیں عراق کے تیل سے کوئی دلچسپی نہیں صرف اس کو سزا دینا مقصود ہے جو دنیا کے امن کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اب 16-17 سال ہوگئے ہیں کہ اسے سزا دیتے چلے جارہے ہیں۔ اس طرح ان کے عراق کے تیل سے دلچسپی کی قلعی خوب کھل گئی ہے۔ اب ایران پر پابندیوں کے متعلق غور کر رہے ہیں بلکہ اس بارے میں کارروائی شروع ہو چکی ہے۔

حضور نے فرمایا ایک ملک راکھ کا ڈھیر ہو چکا ہے لیکن بدقسمتی سے وہاں کے عوام کو سمجھ نہیں آرہی۔ مزاروں پر حملے ہوئے۔ خودکش حملے ہوتے رہتے ہیں۔ فرقہ واریت نے ان کو اندھا کر دیا ہے یہ نہیں سوچتے کہ خودکش حملوں میں خود ان کی قوم کے ہی اکثر لوگ مارے جاتے ہیں یہ کہاں کی عقلمندی ہے انہی کی غلط حرکتوں کی وجہ سے مغربی طاقتیں فائدہ اٹھا رہی ہیں اور جمہوریت قائم کرنے کے بہانے وہاں قابض ہیں اور وہاں کے لوگ خود ان کو وہاں رہنے کا جواز مہیا کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ نے فلاح کا وعدہ کیا ہوا ہے مگر یہ وعدہ تقویٰ کے ساتھ مشروط ہے ہر احمدی کو دعا کرنے کے ساتھ لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ سکھ حاصل کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ ہے اتحاد ہے لیکن یہ تقویٰ اور اتحاد حاصل نہیں ہوسکتا جب تک زمانہ کے امام کو تسلیم نہ کیا جائے۔ عیسائیوں نے عرب دنیا پر بھرپور علمی حملہ کیا ہوا ہے۔ ایسے اعتراضات کرتے ہیں جن کے عربوں کے پاس جواب نہیں۔ ان کے سوالات کا جواب دینے کی جرأت صرف جماعت احمدیہ کو ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دعا کا ہتھیار بہت بڑا ہے۔ مغربی طاقتوں کا مقابلہ ظاہری تدابیر سے نہیں ہوسکتا مگر ہمارے پاس دعا کی طاقت ہے اس کو استعمال کرنا چاہئے اور تمام انسانیت کیلئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اسے تباہی کے راستے سے بچائے اور ظالم ظلم سے رک جائے ورنہ ظلم جب حد سے بڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی لاٹھی آفتوں اور بلاؤں کی صورت میں چلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرنے والے پکڑے جاتے ہیں۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آفتوں کے نظارے نہ دکھائے۔ دنیا اپنے پیدا کرنے والے کو پہچان کر ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔ اللہ ہمیں توفیق دے کہ اس بارے میں بھرپور کوشش کرنے والے ہوں۔

وصیت ایمان کا پیمانہ ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’وصیت آزمائش ایمان کا ذریعہ ہے۔ وصیت پیمانہ ہے ایمان کے ناپنے کا اور وصیت آئینہ ہے اپنی ایمانی شکل دیکھنے کا۔ میں اس کے متعلق کچھ زیادہ نہیں کہتا۔ صرف اتنا کہتا ہوں کہ میں تمہاری نسبت اعلم ہوں اس معاملہ کے متعلق اور وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے‘‘۔ (الفضل 27/ اپریل 1943ء)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مریم شادی فنڈ

حضرت امام جماعت رابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ’’مریم شادی فنڈ‘‘ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

’’اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔‘‘

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کی اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کی قبولیت کے طفیل ہم اس کے فضل بارش کی طرح برستے دیکھتے ہیں

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقع پر ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے جو نظارے دیکھے ہیں وہ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بنانے والے ہونے چاہئیں

شکرگزاری کے جذبات کے ساتھ نیک اعمال بھی ہونے چاہئیں۔ عبادتوں کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش کرنی چاہئے

(جلسہ سالانہ قادیان کے نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت پر احباب کو شکرگزاری کی خصوصی تاکید۔ ایم ٹی اے کے کارکنان و دیگر رضاکارانہ خدمت کرنے والوں اور حکومتی انتظامیہ کے تعاون پر اظہار تشکر)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ مورخہ 30 دسمبر 2005ء (30 فتح 1384 ہجری شمسی) بمقام قادیان دارالامان

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الزمر کی آیت 67 تلاوت کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے دو دن پہلے ہمارا جلسہ سالانہ قادیان اختتام کو پہنچا تھا۔ اس جلسے کے دوران جو یہاں شامل تھے انہوں نے تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے نظارے دیکھے اور اپنے اندر ایک روحانیت اترتی محسوس کی۔ آپ میں سے ہر ایک جو اس جلسے میں شامل ہوا وہ اس بات کا گواہ ہے، کئی لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا۔ کئی نومبائعین اور خواتین نومبائعات سے بھی جن کی ابھی پوری طرح تربیت بھی نہیں ہوئی یہ اظہار ہوئے۔ بعض کے چہروں اور جذبات سے یہ اظہار ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید اور حکم سے جس جلسے کا حضرت مسیح موعود نے آغاز فرمایا تھا، 100 سال سے زائد عرصہ کے بعد آج بھی وہ تائیدات شامل ہونے والوں کے چہروں پر نظر آ رہی ہیں، ان دعاؤں کی قبولیت کے نشان نظر آ رہے ہیں۔

ایک خاتون جنہوں نے چند سال پہلے بیعت کی تھی پاکستان سے آئی ہوئی تھیں اور اداس بیٹھی تھیں۔ اُن سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ بڑی خاموش بیٹھی ہیں تو کہنے لگیں کہ پہلی دفعہ جلسے میں شامل ہوئی ہوں، ماحول ہی کچھ ایسا ہے، اپنے اندر ایک عجیب قسم کی روحانیت محسوس کر رہی ہوں، اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کر رہی ہوں اور کیونکہ اب واپس جانا ہے اس لئے اداس بھی ہو رہی ہوں۔ تو یہ ایک آدھ نہیں نئے آنے والوں میں ایسی سینکڑوں، ہزاروں مثالیں ملتی ہیں۔

بہرحال مَیں بتا رہا تھا کہ جلسے کی برکات سے آپ جو یہاں شامل ہیں نے فائدہ اٹھایا ہے وہ تو ہے ہی ہے، اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کی نعمت سے جو ہمیں نوازا ہے اور جو انعام عطا فرمایا ہے اس کی بدولت دنیا کے کونے کونے میں احمدیوں نے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کے عظیم الشان نظارے دیکھے ہیں۔ دنیا کے کونے کونے سے لوگوں کی فیکسز آ رہی ہیں کہ ہم نے وہاں ایک خاص ماحول دیکھا جس کا دُور بیٹھے، ایم ٹی اے کو دیکھ کر، ہم پر بھی خاص اثر ہو رہا تھا۔ پھر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے یہاں سے Live ٹرانسمیشن کا میسّر آ جانا بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔ یہاں بھی اور باہر بیٹھے ہوئے احمدی بھی سمجھتے ہیں کہ بس اس نئی ایجاد سے بڑی آسانی سے فائدہ اٹھا لیا ہے۔ یہاں سے سگنل سیٹلائٹ کے ذریعہ سے بھیج دیا اور وہاں سے ایم ٹی اے سٹوڈیو نے لے کر آگے دنیا میں پھیلا دیا۔ بظاہر تو یہ اسی طرح ہے۔ لیکن ہر ملک کے کچھ قوانین ہیں اور یہاں کے قوانین کے مطابق کافی فارمیلیٹیز (Formalities) سے گزرنا پڑتا ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم نے کئی مہینے پہلے اس سلسلے میں کام شروع کر دیا تھا۔ ایک کمپنی سے ٹھیکہ بھی ہو گیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی مناسب قیمت پر ہوا تھا۔ لیکن قانون کے مطابق بعض سرکاری محکموں سے اجازت لینی بھی ضروری تھی جو میرے یہاں بھارت پہنچنے کے بعد تک نہیں ملی تھی۔ ہماری انتظامیہ بھی پریشان تھی اور جس کمپنی سے ٹھیکہ ہوا تھا اور جن کا سیٹلائٹ استعمال ہونا تھا، وہ بھی پریشان تھے کیونکہ ان کی کچھ چیزیں استعمال ہونی تھیں اور ان کے سیٹلائٹ کے ذریعہ سے رابطہ ہونا تھا اور یہی خیال تھا کہ 16 دسمبر کا خطبہ Live نہیں جا سکے گا۔ البتہ اس کمپنی نے ہمیں یہ آفر دی کہ ہم اپنے نام کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ اس میں قانونی طور پر کچھ حرج بھی نہیں ہو گا، بہت سارے ٹی وی چینلز دو دو ناموں کے ساتھ اپنے پروگرام ٹیلی کاسٹ کرتے ہیں، نشر کرتے ہیں۔ لیکن اس صورت میں یہ خیال ضرور آیا کہ ابھی تک ایم ٹی اے نے جو اپنی انفرادیت قائم رکھی ہوئی ہے کہ صرف ایم ٹی اے کے نام، نشان اور لوگو (Logo) کے ساتھ دنیا میں ہمارے سارے پروگرام چلتے ہیں، خاص طور پہ جلسوں کے پروگرام، تو اس میں تو ایک اور ٹی وی چینل کا نام بھی آ جائے گا۔ بہرحال 14 دسمبر تک سب پر مایوسی تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات بدلے، سرکاری محکموں سے ایک دن پہلے تک یہی جواب ملا تھا کہ اس میں ابھی وقت لگے گا اتنی جلدی نہ کریں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا 14 دسمبر کو ایسے حالات بدلے کہ اسی دن دوپہر کو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اجازت نامہ مل گیا۔ اور 16 دسمبر کا خطبہ لائیو (Live) ہر ایک نے سنا۔ پھر اگلا خطبہ ہوا پھر جلسے کے پروگرام ز ہوئے جو یقیناً اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اس وعدے کی ایک بار اور بڑی شان سے پورے ہونے کی دلیل ہے کہ ’’مَیں تیری (۔) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا‘‘، مَیں تیرے ہر کام کو سنواروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کر

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

دیئے کہ جو کام مہینوں سے نہیں ہو رہا تھا وہ چند منٹوں میں ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تائیدات ہمیں اس طرف مزید توجہ دلاتی ہیں کہ ہم اس کے آگے اور زیادہ جھکنے والے اور شکر ادا کرنے والے بنیں۔ اسی طرح اس سلسلے میں ہمیں اس کمپنی کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے جنہوں نے اس سلسلے میں ہم سے مکمل تعاون کیا۔ پھر ایم ٹی اے کا سٹاف جو تقریباً تمام والنٹیئر ز ہیں۔ کچھ لندن سے آئے تھے، کچھ یہاں کے تھے، کچھ معاونین پاکستان سے آئے تھے ان سب نے اچھی طرح کام کیا، اپنے اپنے فرائض ادا کئے۔ بہرحال یہ اپنی نوعیت کا ایک خاص چینل ہے جو تقریباً والنٹیئر ز سے چلتا ہے۔ یعنی زیادہ تر وہی ہیں۔ لندن میں تو بہت بڑی تعداد میں والنٹیئر ز ہیں، ایسے کارکنان ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کیا ہوا ہے، کسی نے پورے ہفتے کے لئے، کسی نے چند گھنٹے کے لئے، کسی نے ہفتے میں چند دن کے لئے اور یہ ایسا واحد ٹی وی چینل ہے جو بغیر اشتہاروں کے چلتا ہے۔ دنیا میں جب بھی کبھی کسی کو ملا ہوں اور ایم ٹی اے کا ذکر ہوا، جب بھی کسی کو بتاتا ہوں کہ یہ 24 گھنٹے چلنے والا چینل ہے اور بغیر اشتہاروں کے چلتا ہے۔ تو یہ بات ان سب کے لئے بڑی عجیب ہوتی ہے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے، اس کے تو بڑے اخراجات ہوتے ہیں۔ تو یہاں کے علاوہ جن کارکنان کا مَیں نے ذکر کیا ہے، جنہوں نے یہ جلسہ دنیا کو دکھانے کے لئے خدمت کی اور اپنا وقت دیا، ان میں لندن میں بیٹھے ہوئے والنٹیئر ز بھی ہیں، ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو اُس مغربی ماحول میں پلنے بڑھنے کے باوجود بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے مددگار ہو رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ یہاں بھی آئے، بلکہ بعض دوروں پہ میرے ساتھ افریقہ بھی جاتے ہیں، موسم کی سختیاں اور بے آرامیاں جھیلتے ہیں، کبھی کسی نے شکوہ نہیں کیا۔ اور یہ دو چار نہیں ہیں بلکہ سو ڈیڑھ سو یا اس سے بھی زیادہ ہوں گے اور میرے نزدیک یہ اس زُمرہ میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچ کر دکھایا ہے کہ (۔) یعنی ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ پس اس تاریخی جلسے کو دنیا میں پہنچانے میں معاون ہونے کی حیثیت سے صرف یہاں سامنے نظر آنے والے ایم ٹی اے کے کارکنان ہی نہیں بلکہ پیچھے بیٹھے ہوئے وہ مددگار بھی شکریے اور دعاؤں کے مستحق ہیں جنہوں نے بڑے خوبصورت طریق پر یہ پروگرام ساری دنیا میں پہنچایا اور ہر احمدی نے دیکھا۔ جہاں احمدی ان سارے ظاہری جو سامنے کارکنان تھے ان کے لئے دعائیں کر رہے ہوں یا باقی کارکنان کے لئے دعا کر رہے ہوں وہاں ان کارکنان کو بھی جو ان خدمات پر مامور تھے، یہ مَیں کہتا ہوں کہ اس جذبے کو قائم رکھتے ہوئے اور شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح ...... کے مددگاروں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی، پہلے سے مزید بڑھ کر اس روح کو قائم رکھتے ہوئے خدمت کرتے چلے جائیں، اللہ اس کی توفیق دے۔

پھر اس کے علاوہ بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے نظارے دیکھے وہ بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بنانے والے ہونے چاہئیں۔ عموماً جماعت احمدیہ کا جہاں بھی جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل ہم اللہ تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح برستے دیکھتے ہیں، اور ہر جلسے کے بعد ایک نیا سنگ میل، ایک نئی منزل ہمیں نظر آ رہی ہوتی ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی طرف توجہ دلا رہی ہوتی ہے۔ اور اب حضرت مسیح موعود کی اس بستی میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنا کامیاب جلسہ ہوا، جہاں پہلے جلسے میں صرف 75 افراد شامل تھے اور اس بستی کو چند لوگ جانتے تھے، حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کی قبولیت کے طفیل آج دیکھیں اس بستی میں جلسے کی حاضری 70 ہزار افراد کے قریب تھی اور دنیا کے کونے کونے میں قادیان دارالامان کی آواز پہنچ رہی تھی۔ ہمارے سر اِس انعام پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جانے چاہئیں۔ ہمارے دل شکر کے جذبات سے لبریز ہونے چاہئیں تا کہ اللہ تعالیٰ مزید اپنے فضلوں کی بارش برسائے اور اپنے مزید انعامات سے ہمیں بہرہ ور فرمائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں شکر گزاری کے کیا طریق بتائے ہیں۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا۔ یعنی شکر گزاری تبھی ہو گی جب تم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والے اور اس کی مکمل بندگی اختیار کرنے والے ہو گے اور یہی ایک مومن کی شان ہے اور اس سے ایک مومن مزید انعامات کا وارث بنتا ہے۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اس نکتے کو سمجھے اور صرف یہ نہ ہو کہ نعرے لگا کر ہی ہماری شکر گزاری کا اظہار ہو رہا ہو، جو ہم نے جلسے میں لگائے اور اس کے بعد ختم ہو گیا۔ بلکہ حقیقی اظہار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کریں، نیک اعمال بجا لا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، لوگوں کے حقوق ادا کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

حضرت سلیمانؑ کی ایک دعا کو اللہ تعالیٰ نے پسند فرماتے ہوئے قرآن کریم میں بیان فرمایا ہے اور یہ دعا ہر احمدی کو بھی ہر وقت یاد رکھنی چاہئے کیونکہ آج احمدی ہی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ اور جتنا ہم اس طرح شکر گزاری کریں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا فیض پانے والے ہوں گے۔ اور وہ دعا یوں سکھائی گئی کہ (۔) (النمل: 20) کہ اے میرے رب مجھے توفیق بخش کہ مَیں تیری نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر کی اور میرے ماں باپ پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جو تجھے پسند ہوں اور تو مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔ پس اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر تب ادا ہو گا، جب عبادت کے معیار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے نیک اعمال بجا لانے کی طرف بھی ہر وقت توجہ رہے گی، اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ رہے گی اور تبھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے والے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نیک اعمال، عبادات کے اعلیٰ ترین معیار اور اسوہ حسنہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔ آپ کی عبادتوں کے معیار دیکھیں کبھی آپؐ گھر سے باہر نکل کر ویران جگہ پہ جا کے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے ہیں تا کہ کسی کو پتہ نہ چلے کہ اللہ تعالیٰ سے کیا راز و نیاز ہو رہے ہیں۔ کبھی اپنے گھر میں بیوی سے اجازت لیتے ہیں کہ مجھے اجازت دو کہ آج رات اپنے ربّ کی عبادت میں گزار دوں۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ آپؐ کو تو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا ہوا ہے، تمام انعامات سے نواز دیا ہوا ہے پھر کیوں اپنی جان ہلکان کرتے ہیں؟ تو کیا خوبصورت جواب عطا فرماتے ہیں کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں؟ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر آن خدا کو یاد رکھتے تھے۔

(مسلم کتاب الحیض باب ذکر اللّٰہ تعالیٰ فی حال الجنابۃ وغیرھا)

پس یہ نمونے ہیں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بطور اسوہ پیش فرمائے تا کہ ہم بھی ان پر عمل کریں، ان نمونوں پر چلنے والے ہوں۔ پھر امت کی بخشش کی فکر ہے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ جس حد تک قبولیت دعا کی خوشخبری دیتا ہے آپ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ سجدے میں چلے جاتے ہیں اور ہر دفعہ خوشخبری کے بعد سجدات شکر بجا لاتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکّہ سے مدینہ واپس لوٹ رہے تھے جب ہم عَزْوَرَء مقام کے قریب پہنچے تو وہاں حضورؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور کچھ دیر دعا کی۔ پھر حضورؐ سجدے میں گر گئے اور بڑی دیر تک سجدے میں رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ پھر سجدے میں گر گئے۔ آپؐ نے تین دفعہ ایسا کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ مَیں نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی اور اپنی امت کے لئے شفاعت کی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے ایک تہائی کی شفاعت کی اجازت دے دی۔ پھر اپنے رب کا شکرانہ بجا لانے کے لئے سجدے میں گر گیا۔ اور سر اٹھا کر پھر اپنی امت کے لئے اپنے رب سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے مزید ایک تہائی امت کی شفاعت کے لئے اجازت مرحمت فرمائی۔ مَیں پھر شکرانے کا سجدہ بجا لایا۔ پھر سر اٹھایا اور امت کے لئے اپنے ربّ سے دعا کی۔ تب اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے تیسری تہائی کی بھی شفاعت کے لئے مجھے اجازت عطا فرما دی اور میں اپنے

ربّ کے حضور سجدہ شکر بجالانے کے لئے گر گیا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد فی سجود الشکر)

پس یہ شکر بھی ایک عظیم نعمت ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے سے ہمیں عطا کیا گیا ہے، اس کو حاصل کرنے کے لئے بھی ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہئے اس کے آگے جھکنا چاہئے اور اس کی عبادت کرنی چاہئے اور صحیح معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر دیکھیں بندوں کی شکر گزاری کے کیا کیا طریق سکھلائے۔ جب مسلمانوں پر مکّہ میں طرح طرح کے مصائب ڈھائے گئے تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے اِذن سے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ اس وقت شاہ حبشہ نے ان کو اپنے ملک میں پناہ دی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بادشاہ نجاشی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا اور ہر موقعہ پر آپؐ نے اس احسان کی شکر گزاری کا اظہار اپنے اقوال وافعال سے فرمایا۔ چنانچہ جب نجاشی کا وفد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استقبال کھڑے ہو کر کیا۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم کافی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ہمارے ساتھیوں کو بڑے اکرام سے رکھا تھا اور میں پسند کرتا ہوں کہ ان کے اس احسان کا بدلہ خود اتاروں۔

(سیرۃ النبویۃ لابن کثیر جلد ثانی صفحہ 31 باب ہجرۃ من ھاجر من اصحاب رسول اللہ من ارض حبشۃ فرار بدینھم من الفتنۃ)

پس یہ سبق ہے ہمارے لئے بھی کہ تم بھی ان بندوں کا شکر ادا کرو جو تمہارے کام آئیں۔

یہاں حکومت کی انتظامیہ نے بھی ہر معاملے میں بہترین تعاون کیا ہے۔ جلسہ سے پہلے جلسہ کے مدنظر قادیان کی گلیوں اور سڑکوں کو ٹھیک کروایا۔ سیکیورٹی انتظامات ہر طرح سے صحیح ہونے کی طرف توجہ دی۔ اور بڑی بھاری تعداد میں پولیس کی نفری یہاں مہیا کی۔ جلسے کے جماعتی انتظامات کے لئے تو اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جماعت میں تو خود ہی انتظام ہو جاتا ہے۔ احمدی تو خود ہی اپنے انتظامات کر لیتے ہیں۔ اگر کوئی اور دنیاوی جلسہ ہو تو اتنے بڑے مجمعے میں دنگا فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہم تو ایک پُرامن قوم ہیں اور جو ایک دفعہ جماعت کے نظام میں اچھی طرح پرو دیا جائے اس کو تو اس کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اس سے تو یہ فعل کبھی سرزد نہیں ہوتا کہ وہ ہنگامہ کرے۔ وہاں اس قسم کی سیکیورٹی کی ضرورت نہیں ہوتی جس طرح باہر ہوتی ہے۔ لیکن شاید بیرونی خطرے کی وجہ سے بھی انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے سیکیورٹی کا انتظام کیا تھا۔ بہرحال ہمیں اس معاملے میں ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

ضمناً یہ بھی بتا دوں کیونکہ یہاں بعض بالکل غیر تربیت یافتہ نومبائعین بھی آئے تھے، جن کو اب اپنی تربیت کی طرف خود بھی توجہ دینی چاہئے اور جن کے ذریعے سے بیعتیں ہوئی ہیں ان کو بھی ان کی تربیت کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور اس کے علاوہ ان کے ساتھ جلسہ دیکھنے کے لئے کچھ غیر از جماعت یا غیر مسلم بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور بعض دفعہ پتہ نہیں لگتا کون کس قسم کا انسان ہے۔ تو بہرحال جلسہ جب ختم ہوا ہے تو جلسے کے اختتام پر نظارت دعوت الی اللہ کے اصرار پر کہ ان نومبائعین کو ضرور ملنا چاہئے مَیں نومبائعین کے بلاک میں گیا۔ لیکن ان کی عدم تربیت اور جماعت کے ڈسپلن کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے وہاں ایک ہنگامہ سا ہو گیا تھا۔ بہرحال کچھ تو جذبات میں کھڑے تھے لیکن کچھ ایسا عنصر بھی تھا جو صرف شور کرنے والا تھا۔ جس طرح کسی دنیاوی جلسے میں ہوتا ہے یہ بعضوں کے چہروں سے نظر آ رہا تھا۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض شرارت کی غرض سے بھی اندر بٹھائے گئے ہوں کیوں کہ یہاں بھی مخالفت تو ہے۔ بہرحال ہمارے سیکیورٹی والوں کو اس وقت بڑی ہمت کرنی پڑی اور ان لوگوں کو کنٹرول کرنا پڑا۔ یہ بھی اللہ کا فضل ہے کہ جو ان کے لئے احاطہ بنایا گیا تھا وہ اسی میں رہے۔ لیکن اس صورتحال کے باوجود بھی پولیس کی سیکیورٹی کو نہیں بلانا پڑا جس طرح دوسرے جلسوں میں ہوتا ہے۔

یہاں آ کر بلکہ دنیا میں جہاں بھی جماعت کے جلسے ہو رہے ہوں پولیس والے یہی کہتے ہیں کہ آپ کے لوگوں کا کام بڑا آسان ہے کہ خود ہی یہ سارے کام سنبھال لیتے ہیں۔ تو بہرحال جماعت کی روایات سے ہٹ کر تھوڑی دیر کے لئے بدانتظامی ہوئی تھی اور کیونکہ اس وقت Live چل رہا تھا، ایم ٹی اے کے کیمروں نے اسی وقت فوری طور پر اس کو تمام دنیا کو دکھا بھی دیا۔ تو مختلف جگہوں سے یہ پیغام آنے شروع ہو گئے سیکیورٹی والوں کو بھی، مجھے بھی خط آئے کہ یہ کیا کیا؟ اس لئے مَیں نے ذکر کر دیا ہے۔ بہرحال آئندہ انتظامیہ کو بھی خیال رکھنا چاہئے۔ بغیر باقاعدہ پلاننگ کے یہ کام نہیں ہونا چاہئے۔ ایسی صورت میں کیونکہ بعض دفعہ ایسے لوگ جن کا آپ کو معین طور پر پتہ نہ ہو وہ کوئی بھی ایسی حرکت کر سکتے ہیں جس سے نقصان ہو اور جماعتی روایات اور وقار کو خطرہ ہو۔ بہرحال وہ بھی وقت خیریت سے گزر گیا۔ اس پر بھی ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو کسی بھی قسم کے نقصان سے بچا لیا۔

تو جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ جلسہ پر **70** ہزار کی حاضری تھی جو اب تک قادیان کے جلسوں میں ایک ریکارڈ حاضری ہے۔ سات آٹھ ہزار شاید باہر کے ملکوں سے آئے ہوں گے، باقی تمام یہیں کے تھے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے، ہمیں شکر گزار ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی تعداد میں لوگوں کو یہاں اکٹھا کیا اور بڑے آرام سے ان کے انتظامات کرنے کا موقع بھی مہیا فرمایا، توفیق بھی عطا فرمائی۔ ان سب کی رہائش اور کھانے کا انتظام بھی احسن رنگ میں پورا ہوا۔ تمام کارکنان نے بڑے احسن رنگ میں حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی ڈیوٹیاں دیں اور دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ مہمانوں کو بھی ان کا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کارکنان خود بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی کہ کافی بڑے رش کے، جلسے کے دن تھے خیریت سے گزر گئے اور وہ اس قابل رہے کہ آسانی سے ڈیوٹیاں دے سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی کہ وہ حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کر سکیں۔ غرض کہ ہر جگہ ہر موقع پر ہمیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کے فضل کے نظارے نظر آتے ہیں اور ہمیں اس کا شکر گزار ہونا چاہئے۔

آج ہم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا ادراک رکھنے والے ہیں (۔) (ابراہیم: 34) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمت کو شمار کرنا چاہو تو اس کو احاطہ میں نہ لا سکو گے۔ انہیں شمار کرنا تو ممکن نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ تو ہم بن سکتے ہیں۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے ماتحت کہ اس کی جو نعمتیں نازل ہوتی ہیں ان کا ذکر کر کے مزید شکر گزار بندہ بننے کی ہم کوشش تو کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (الضحیٰ: 12) اور جہاں تک تیرے رب کی نعمت کا تعلق ہے تُو اسے بکثرت بیان کیا کر۔ 1905ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بھی الہاماً یہ فرمایا تھا کہ (۔) (الضحیٰ: 12) پس یہ احمدی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو بے شمار نعمتیں نازل ہو رہی ہیں ان کا شکر یہ ادا کرتا چلا جائے اور جیسا کہ شکر گزاری کے جذبات کے ساتھ نیک اعمال بھی ہونے چاہئیں، عبادتوں کے علاوہ حقوق العباد کی ادائیگی کی بھی کوشش ہونی چاہئے۔ یہ بھی ہر احمدی کا فرض ہے کہ ایسا کرے۔

یہ جلسہ ہر ایک احمدی کے آپس کے تعلقات میں مضبوطی پیدا کرنے والا بھی ہونا چاہئے۔ بھائی بھائی کو معاف کرے اور صلح پیدا کرنے کی طرف بھی کوشش ہونی چاہئے۔ صرف کوشش ہی نہیں بلکہ آگے بڑھ کر صلح کرنی چاہئے۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ رشتہ داروں کو رشتہ داروں کے قصور معاف کرنے کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ ہر احمدی، ہر دوسرے احمدی بلکہ ہر انسان کے ساتھ ہمدردی اور احسان کا سلوک کرنے والا ہونا چاہئے۔ اور اس طرف توجہ کریں تبھی شکر گزار بندوں میں شمار ہو سکتے ہیں۔ یہ شکر کے جذبات اپنے اندر پیدا کریں گے تبھی جلسے کے فیض سے فیضیاب ہونے والے بھی کہلائیں گے۔ اور مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو

سمیٹنے والے بھی ہوں گے۔ اور یہی چیز زبان حال سے (۔) (الضحیٰ:12) کا آپ کو مصداق بنا رہی ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس اعلان سے حصہ پا رہے ہوں گے کہ (۔) کہ اگر تم شکر کرو گے تو مَیں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا۔ پس شکر گزاری کے جذبات سے تمام نیکیوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں تا کہ آپ کو بھی اور آپ کی نسلوں کو بھی مزید نیکیوں کی توفیق ملتی چلی جائے۔ صرف اس بات پر فخر نہ ہو کہ جلسہ کامیاب ہو گیا ہے بلکہ یہ سوچ رکھیں کہ آپ کی زندگی کے لئے جلسہ تب کامیاب ٹھہرے گا کہ جب آپ اُن نیکیوں کو جن کی آپ کو تلقین کی گئی ہے اور آپ نے سنی ہیں، ان کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔ اس بات کی خوشی منائیں کہ یہ باتیں سن کر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی زندگی میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس طرف خود بھی توجہ پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے توفیق بھی عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا نزول ہوا ہے۔ پس اس جذبے کے ساتھ اپنی شکر گزاری کے جذبات کو بڑھاتے چلے جائیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ستمبر 1905ء میں حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا تھا کہ (۔) اس لحاظ سے اس سال کے اس آخری جمعہ کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے تشکر سے پُر جذبات کے ساتھ دعاؤں کا دن بنا لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں کہ جمعہ کے دن کے دوران درود خاص اہمیت رکھتا ہے اور پھر یہ شکر اور یہ درود ہمیشہ آپ سب کی زندگیوں کا حصہ بن جائے اور پھر اس شکر کے مضمون کے ساتھ نئے سال کا آغاز ہو۔ اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا شکر ادا کریں جو گزشتہ سال عطا ہوئی تھیں تا کہ جو آئندہ آنے والا سال ہے وہ پہلے سے بڑھ کر برکات لانے والا ہو۔ احمدیت کی فتح کے جو آثار ہم دیکھ رہے ہیں وہ مزید قریب تر آ جائیں۔ پس خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے کی گئی، شکر گزاری کے جذبات سے پُر ہماری عبادتیں ہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور جماعت کی آئندہ ترقیات کو ہمارے قریب تر لے آئیں گی۔ پس آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے جھولیاں بھرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے بنتے چلے جائیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی بھی کریں اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بریگیڈیئر (ر) سید ممتاز احمد صاحب

دوسری جنگ عظیم میں جرمنی کا آخری معرکہ

یہ 23/اپریل 1945ء کا دن تھا۔ امریکن نیوی کا جہاز ایگل 56 ریاست Maine کے پتھریلے ساحل کے نزدیک Casco Bay میں کھڑا تھا۔ اس کے 62 ملاح دن بھر کے کاموں سے فارغ ہو کر دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ جرمنی شکست کے قریب تھا فوجیں ہزاروں میل دور برسر پیکار تھیں۔ بحر اوقیانوس کا امریکی ساحل محفوظ تھا۔ 1812ء کے بعد سے یہاں پر کسی دشمن نے حملہ نہ کیا تھا۔ جہاز کا تمام عملہ اپنے ذاتی خیالات میں مگن تھا۔ ایک قیامت خیز دھماکہ ہوا اور دو سو فٹ لمبا یہ جہاز دو ٹکڑے ہو گیا۔ جہاز پر جن سیلرز کے حواس باقی تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ جہاز ڈوب رہا ہے۔ افراتفری کا عالم تھا۔ بجلی ختم تھی، انجن روم میں گھپ اندھیرا تھا، جان سب کو پیاری تھی جن کو راستہ ملا وہ سمندر میں کود گئے اور جو جہاز کے اندر ہی قید ہو گئے تھے، وہ جہاز کے ساتھ ہی ڈوب گئے۔ پیٹرسن 23 سالہ انجنیئر دوڑ کر Mess کے قریب گیا تو باورچی کول مین کو ملا۔ دونوں اوپر عرشہ پر جانے لگے تو باورچی نے کہا کہ میں تو تیراکی نہیں جانتا۔ پیٹرسن حیران ہوا کہ نیوی میں آنے سے قبل ہی تیراکی سیکھنا تو سب کے لئے ضروری تھا۔ پیٹرسن سمندر میں کود گیا۔ باورچی کو پھر کسی نے زندہ نہ دیکھا۔ جون بریڈ عرشہ پر گیا تو وہاں پانی چڑھ رہا تھا۔ وہاں ڈیوس بھی سمندر میں اترنے والا تھا کئی اور سیلر بھی بغیر لائف جیکٹ پہنے سمندر میں چھلانگ لگا رہے تھے تا کہ جہاز کے ڈوبنے کے ساتھ ہی وہ بھی سمندر کی گہرائی میں نہ کھینچ لئے جائیں۔ اوقیانوس میں درجہ حرارت F38 تھا جو چند منٹ ہی میں انسانی زندگی کو ختم کر سکتا تھا۔

یخ پانی کی لہروں میں غوطے کھاتے کئی سیلرز جان بچانے کی کوشش کر رہے تھے کہ کسی لکڑی کے تختے پر ہی چڑھ سکیں۔ قیامت خیز دھماکہ کے پندرہ منٹ بعد ہی دو نیوی کے جہاز جن کو دھماکے کا منظر نظر آ چکا تھا۔ موقعہ پر پہنچ گئے تھے۔ اس کے تمام عملے نے سیلرز کی جان بچانے کی بے حد کوشش کی۔ صرف 13 خوش قسمت بچائے جا سکے۔ 49 دیگر سیلرز یا دھماکے میں مر گئے یا ڈوب گئے۔ خبروں میں اطلاع دی گئی کہ ایگل 56 کا بوائلر پھٹ جانے سے جہاز ساحل کے نزدیک ہی ڈوب گیا ہے۔

دو ماہ قبل ناروے کی ایک بندرگاہ سے جو جرمنی کے قبضہ میں تھی 24 سالہ کمانڈر ہیل موٹ (Helmut) اپنے پہلے کمانڈ پر 55 جرمن سیلرز کے ہمراہ روانہ ہوا تھا۔ زیادہ تر نفری Teen Age لڑکوں کی تھی جو سب کے سب اپنے ملک کی خدمت کے لئے Volunteer کر کے آئے تھے۔ روانگی سے قبل ہی اردگرد کے لوگوں میں خبر نکل گئی تھی کہ U853 کا کوئی خاص اور بے حد دشوار مشن ہے جس سے شاید وہ واپس وطن ہی نہ آ سکے۔ کمانڈر ہل موٹ نے روانگی سے قبل اپنے والدین کو لکھا تھا۔ ''میں خوش قسمت ہوں کہ جب وطن پر دشمنوں کا زور ہے تو مجھے یہ کمانڈ نصیب ہوا ہے مجھے افسوس ہے کہ میں الوداعی الفاظ بخوبی ادا نہ کر سکوں گا''۔ روانگی کے دو ماہ بعد U853 بحر اوقیانوس کو پار کر کے امریکہ کے ساحل پر پہنچ گئی تھی۔ 23/اپریل کو یہ 252 فٹ لمبی یو بوٹ بارنیکل سے بھری ہوئی اور جگہ جگہ پر مرمت شدہ نشانات والی ساحل کے قریب کے قریب سمندر کی تہہ پر موجود تھی۔ کریو (Crew) کو غسل کئے ہوئے دس ہفتے ہو چکے تھے۔ پھیپھڑے تیل کے دھوئیں سے بھرے ہوئے تھے۔ کمانڈر ہل موٹ U853 کو Casco Bay کی 85 فٹ گہرائی سے اوپر لایا تھا اور سطح سے دس فٹ نیچے سے Periscope کے ذریعہ سے ایگل 56 کو دیکھ چکا تھا۔ اس کے حکم پر تارپیڈو داغنے کے لئے تیار تھا۔ ریاست مین کے ساحل پر اور قریب واقع آبادی میں کسی کو قطعاً کوئی خطرہ محسوس نہ ہوتا تھا کہ کئی ہزار میل دور جرمن قوم سرزمین امریکہ پر کوئی حملہ کر سکتا ہے۔ جب تارپیڈو نے ایگل 56 کو ڈبو دیا تو ساحل پر حفاظتی انتظامات کرنے والوں نے یہی باور کر لیا کہ جہاز بوائلر کے پھٹ جانے سے ڈوب گیا ہے۔ واشنگٹن میں نیوی انٹیلی جنس کو علم تھا کہ ایک یو بوٹ یہ احکامات لے کر چل چکی تھی کہ سرزمین امریکہ پر حملہ کرے لیکن انہوں نے خاموشی اختیار کر لی تھی۔ لیکن نہایت خفیہ حکم جہاز ''میس کے گن'' کو ملا تھا کہ یو بوٹ پر حملہ کرے۔ سونار کے ذریعہ اس جہاز نے یو بوٹ کا پتہ تو لگا لیا تھا لیکن اس کا حملہ بارآور نہ ہوا تھا۔

کمانڈر ہل موٹ اور اس کا عملہ خطرہ سے نکل کر نیویارک کی جانب روانہ ہو گئے۔ 5 مئی کو دوپہر تین بجے جرمنی سے ریڈیو پر تمام یو بوٹس کو حکم ملا کہ فوراً تمام حملے بند کر دو۔ اس خبر سے واشنگٹن میں بھی خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ چلو اوقیانوس کی بحری لڑائی ختم ہو گئی ہے۔ نہ معلوم کمانڈر ہل موٹ نے یہ حکم سنایا نہیں۔ وہ خود اور اس کے 55 سیلرز 12 دن سے بچتے بچاتے شام ساڑھے 5 بجے رھوڈ آئی لینڈ کے ساحل پر تھے۔ جہاں ہل موٹ کو Periscope سے معائنہ پر 368 فٹ لمبا کوئلہ لے جانے والا جہاز Black Point نظر آ چکا تھا۔ اس نے فوراً حکم دیا کہ تارپیڈو تیار کرو۔ امریکن جہاز کا کپتان چارلس اپنے 5353 ٹن وزنی جہاز کو بوسٹن لے جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ وہ Bridge پر کھڑا ہوا ایک سگریٹ سلگانے والا تھا کہ دھماکہ ہوا اور جہاز کے درمیان میں 40 فٹ کا شگاف پڑتے ہی جہاز دو ٹکڑے ہو گیا۔ عملہ کے 46 عدد Crew میں سے 15 فوراً ہی لقمہ اجل بن گئے۔ باقی جان بچانے کی تدبیروں میں مشغول ہو گئے۔

مشرق کی جانب 30 میل دور امریکن Destroyer اتھرٹن بوسٹن میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا تھا۔ یہ بندرگاہ پر پارٹی کا وقت تھا۔ جہاز کے عملہ کی بہت سی بیگمات سجی سجائی شوہروں کے انتظار میں کھڑی تھیں کسی کو یہ گمان تک نہ تھا کہ سرزمین امریکہ کو کوئی خطرہ لاحق ہے۔ کپتان لوئیس میس میں کھانا کھانے بیٹھا تھا کہ عملہ کا ایک پریشان افسر نیوی کا حکم لے کر پہنچا کہ ایک جرمن یو بوٹ نے تین میل پر سے ایک مال بردار جہاز ڈبو دیا ہے۔ اس پر حملہ کرو۔

یو بوٹ کا کمانڈر ہل موٹ اپنے داؤ پیچ کے مطابق زیر سطح آب ادھر روانہ تھا جدھر اس کو جائے پناہ نظر آتی تھی۔ وہاں جاتے ہی وہ یو بوٹ کو سمندر کی طے میں لے گیا اور سونار (Sonar) والے افسر کو چوکس رہنے کا حکم دیا۔ دن کے وقت یو بوٹ کو بہتر رفتار کے لئے سمندر کی سطح پر لے جانے کا تو سوال ہی نہ تھا لیکن سمندر کی طے میں بھی 24 گھنٹہ میں تمام آکسیجن ختم ہو جاتی تھی۔ اب کڑا وقت شروع تھا کہ Sonar افسر نے اطلاع دی کہ نزدیک ہی سے دشمن جہاز کی موجودگی کا علم ہو گیا ہے۔ اب موت و حیات قسمت کے ہاتھ میں تھی۔ چنانچہ یو بوٹ کے تمام انجن بند کر دیئے گئے اور یو بوٹ سمندر کی تہہ میں بیٹھ گئی۔ چند ہی منٹ میں دو امریکن Destroyer جہاز بھی پہنچ گئے اور چاروں جانب سے سینکڑوں کی تعداد میں بموں اور Depth Charges سے یو بوٹ کو تباہ کر دیا۔ کمانڈر ہل موٹ اور تمام عملے کی موت آدھی رات کے بعد کنفرم ہو گئی جب دو میل لمبی تیل کی دھار سطح سمندر پر ابھر آئی۔ یو بوٹ 853 اور تمام عملے کی تباہی کے نو گھنٹہ بعد جرمنی نے شکست مان لی اور یورپ میں لڑائی ختم ہو گئی۔

استخارہ کرتے

مکرم مرزا مجیب احمد صاحب اپنے والد فضل کریم صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

1932ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا انہیں تہجد گزار پایا۔ صاحب کشف و رویا تھے۔ کوئی اہم کام استخارہ کے بغیر نہ کرتے اور استخارہ میں اشارہ پاتے ہی اس کام کو کر گزرتے۔ (الفضل 27 جون 1979ء)

خورشید پربھاکر صاحب۔درویش قادیان

میری زندگی کے ناقابل فراموش واقعات

برصغیر پاک وہند 1947ء میں اپنی آزادی کا جشن انسانی خون کی ہولی سے منا رہا تھا۔اسی ماحول میں اپنے چار ماہ کے اکلوتے بیٹے اور جوان سال اہلیہ کو لے کر میں پندرہ یوم کی رخصت لے کر قادیان سے لائلپور (پاکستان) اپنے آبائی گاؤں پہنچا۔اہلیہ صاحبہ کو اپنے ہاتھوں سے سپرد خاک کیا۔

جا بسی ملک عدم میں، ایک بیٹا چھوڑ کر
موت کے پنجے میں تنہا، بلبلاتا چھوڑ کر

والدہ ماجدہ میرے گھر سے سفر قادیان پر روانہ ہونے کے بارہ روز بعد وفات پا گئیں۔

پُردہشت،خونی ماحول میں موت سے بچتا بچاتا 15 نومبر 1947ء رات کی تاریکی میں محلّہ احمدیہ قادیان میں پہنچ گیا۔اس کے بعد دور درویشی کا آغاز ہوا۔

(اخبار بدر قادیان 18 دسمبر 1997ء)

سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کے دفاتر میں 1948ء میں دوبارہ کام شروع ہو۔مجھے صیغہ دعوت الی اللہ کی طرف سے بغرض تعلیم وتربیت اور دعوت الی اللہ بنارس (یوپی) بھجوایا گیا تھا۔شائد میں 18,17/ اپریل 1950ء کو بنارس پہنچا تھا۔

میرے قادیان سے باہر بھجوانے کے سلسلہ میں ڈی، سی ضلع گورداس پور سے اجازت حاصل کر لی گئی تھی اور حفاظت کے لئے دوسپاہیوں پر مشتمل گارڈ کا انتظام ہوا۔

جگادھری (پنجاب کا آخری ریلوے سٹیشن) تک گارڈ کی حفاظت میں پہنچ گیا۔

صوبہ یوپی کے چند اضلاع میں 1950ء کے آغاز میں وسیع پیمانے پر ہندو مسلم فسادات ہو چکے تھے۔لاکھوں مسلمان پاکستان جا چکے تھے۔جس کے باعث سارا ماحول سہما سہما، دبا دبا سا تھا۔میں حیران تھا کہ میرے لئے پاکستان میں محشر، پنجاب (بھارت) میں حشر اور یوپی میں دہشت!

بنارس میں روزانہ بیس میل پیدل سفر کیا کرتا تھا۔دو پیسے کے چوڑا نامی چاول اور گُڑ سے ناشتہ کر لیا کرتا تھا۔یہی سارے دن کی خوراک تھی۔گاؤں گاؤں پھر کر دعوت الی اللہ کیا کرتا تھا۔سفر میں کئی قسم کی باتیں درپیش آیا کرتی تھیں۔

ذبح کر ڈالو

مجھے اپنے قریب سے گزرتے دیکھ کر دو پنجابی جوان، جنہوں نے ویرانے میں تختوں پر کپڑے کی دکانیں لگا رکھی تھیں۔آپس میں یوں گویا ہوئے:۔

پہلا: دیکھو راموں! ایک بکرا آیا ہے۔

دوسرا: ''جھٹکا لو''! (ذبح کر ڈالو!) راموں نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا وہ دونوں پنجابی زبان میں باتیں کر رہے تھے اور مجھے غیر پنجابی سمجھتے تھے۔گویا میں ان کی باتوں کو سمجھ نہیں رہا تھا۔لیکن میں خاموش آگے چلتا چلا گیا۔

اس روز گاؤں سے جلدی ہی اسی راستہ سے واپس آ گیا۔دوسرا راستہ ابھی مجھے نہیں آتا تھا۔دل میں ان پنجابی بھائیوں کی ''جھٹکا'' لینے کی بات بھی کھٹک رہی تھی کہ ایسا نہ ہو کہ وہ سچ مچ وہ میرا جھٹکا نہ کر ڈالیں۔

واپسی پر جب میں ان ہندو پنجابی بھائیوں کے پاس پہنچا۔تو میں نے پہلے والے ہندو سے پنجابی میں بات چیت کی۔اسے بتایا کہ میں قادیان کا پنجابی احمدی ہوں اور بنارس میں اپنی جماعت کے احمدی بچوں کو دینیات پڑھاتا ہوں۔جماعت احمدیہ کا اصول سب سے محبت پیار امن وشانتی سے مل جل کر رہنا ہے۔

شاہجہانپور۔یوپی

میں نے قرضہ لے کر ایک سیکنڈ ہینڈ سائیکل خرید لیا تھا اور روزانہ ستر میل سفر کیا کرتا تھا۔شاہجہانپور شہر کے چاروں اطراف بیس بیس میل کے حلقے میں سفر ہوا کرتا تھا۔

نہایت مشکل راستہ

دعوت الی اللہ کا راستہ نہایت ہی مشکل راستہ ہے۔یہ راستہ خار مغیلاں اور نوکیلے سنگ خارہ سے پُر ہوتا ہے۔انسانی لباس میں بھیڑیئے اور راکھشس تاک میں رہتے ہیں۔گالیاں پٹائی اور بے رحمی کا سلوک و برتاؤ معمول کی باتیں ہیں۔اس کٹھن راستہ میں میں نے سب کچھ برداشت کیا۔

متواتر باسی روٹی کھانے اور لمبے لمبے سفر کرنے سے میرے سر کے بال چار چھ مہینے میں جھڑ گئے۔سر آج تک ناقابل برداشت حد تک گرم رہنے لگا ہے۔پیدل اور لمبے سفروں کے باعث گھٹنوں کی چکنائی ختم ہو چکی ہے اور نوبت باین جا رسید کہ اب چلنا پھرنا موقوف ہے۔

اس کے علاوہ اوباش قسم کے لوگوں کے نازیبا، تلخ اور حقارت آمیز سلوک پُرتشدد اور پُرہیبت ماحول کا ذہنی طور پر اثر بھی طبیعت پر رہا، لیکن ہر قسم کے برے موقع پر قوم میں سے ہی بعض شرفاء مددگار بنتے رہے اور ہلکی سی مار پٹائی تک ہی معاملہ محدود رہا کرتا تھا۔

پانیوں میں پکارا

شاہجہانپور شہر سے بیس میل دور قصبہ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری میں تبادلہ خیالات میں کافی دیر ہو گئی۔برسات کا موسم تھا اور اس روز ادھر زبردست بارش ہو چکی تھی۔دہشت گردی کے خوف سے رات بیدہ پور گزارنے کا خیال آیا۔جو شاہجہانپور اور محمدی کے درمیان واقع گاؤں ہے۔محمدی سے تھوڑا فاصلہ چلنے پر ایک کچی سڑک نظر آئی جو وہاں کھڑے ایک شخص کے کہنے کے مطابق بیدہ پور کی سیدھ میں جاتی تھی۔سفر مزید کم ہو جانے کے خیال و لالچ میں پکی سڑک کو چھوڑا اور کچی سڑک پر چلا۔اس سے پہلے اس سڑک سے کبھی سفر نہیں کیا تھا۔

ابھی کچی سڑک پر دو تین میل تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ نوتعمیر کچی سڑک پر جگہ جگہ پانی کھڑا دیکھا چلتے چلتے دیکھا کہ سڑک جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی جیسے جیسے ڈھلوان ونشیب کی طرف بڑھتا گیا سڑک میں بڑے بڑے گڑھے پانی سے بھرے ہوئے تھے۔سڑک دلدل بنی ہوئی تھی۔کانٹے دار جھاڑیاں تھیں۔کہیں کہیں دھان کے کھیت۔چنانچہ سائیکل ہاتھ میں پکڑے، زور لگاتے ہوئے، چلاتے ہوئے جلدی جلدی چلتا رہا۔سڑک سے ہٹ کر کھیتوں کی منڈیروں پر چکر کاٹتا ہوا آگے آگے بڑھتا رہا۔وہاں دور دور تک کوئی بستی نظر نہ آتی تھی۔البتہ میرے آگے آگے دو دیہاتی تیزی سے بھاگتے جا رہے تھے۔ان کو ملنے کی کوشش تھی۔مگر وہ شام کے جُھٹ پٹے میں گم ہو گئے۔

سورج غروب ہو رہا تھا۔آگے بڑھنے پر ہر جگہ پانی شروع ہو گیا۔زمین کا کوئی حصہ پانی سے ننگا نہ تھا۔سڑک گم، کھیت گم اور میں حیران! سائیکل کندھے پر سامان سر پر دھان کے کھیتوں کی اونچی منڈیروں پر پانی میں آگے بڑھتا رہا۔پانی منڈیروں پر اندازاً دو فٹ تک تیزی سے بہہ رہا تھا۔اچانک سامنے ایک برساتی نالہ نظر آیا۔جو پوری طغیانی اور تیز روی سے بہہ رہا تھا۔ہوتے ہوتے نالہ کے کنارے کے قریب پہنچ گیا۔ہر طرف پانی ہی پانی، نہ آدم نہ آدم زاد۔

نالے کے کنارے دھان کی ایک بڑی منڈیر پر کھڑے ہو کر تیز رفتار نالے کی اور پانی کی رفتار کا اندازہ اگے ہوئے نڑ کے سرکنڈے سے لگایا۔نالے کی گہرائی اندازہ آٹھ فٹ ہو گی اور لہروں کی تیز رفتاری ہمت توڑنے والی تھی۔سائیکل اور سامان سمیت تو کیا، بغیر اس سامان کے بھی نالے کو تیر کر پار کرنا ممکن نہ تھا۔میرے سامنے ''نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کا سچا منظر تھا''۔

اس سے پہلے یہ سنا ہوا تھا کہ بیدہ پور کے جنوب مغرب میں جھیل نما ایک گہرا تالاب ہے جس میں برساتی نالے پانی لاتے رہتے ہیں۔برسات کے ایام میں اس تالاب میں پانی کی مقدار گہرائی آٹھ فٹ تک جایا کرتی ہے۔سارا سال اس تالاب میں پانی جمع رہتا ہے۔ایسے حالات میں ایسے ماحول میں اور ایسے خیالات میں ہوش وحواس اڑے ہوئے تھے۔

اس ماحول اور حالات کا دوبارہ جائزہ لیا۔سب سے بڑی اور تیز رفتار لہر نالے کے دوسرے پار والے کنارے سے ٹکرا کر میرے پاؤں والے کنارے کے اتھلے پانی سے آٹکراتی تھی۔پھر میرے پاؤں کو چھو کر دوسرے پار والے کنارے والے اتھلے پانی کو جا ٹکراتی تھی۔یہ چکر متواتر چل رہا تھا۔پار والے کنارے پر ہی مجھے جانا تھا۔میں نے اس لہر کو اپنا مددگار سمجھا اور سائیکل سمیت اپنے آپ کو نالے میں ڈال دیا، وزن زیادہ تھا۔اس لہر نے مجھے نالے کے عین درمیان میں لے جا کر چھوڑ دیا اور خود آگے نکل گئی۔

ع
جن پہ تکیہ تھا، وہی پتے ہوا دینے لگے

سائیکل کندھے سے نہ اتر سکا، تیرنے کے لئے میں نے اپنا پورا زور لگا دیا۔پانی مجھے دھکیلتے ہوئے جھیل نما تالاب کی طرف لے جا رہا تھا۔ایک لمحہ کے سویں حصہ میں حالت بدل جاتی رہی تھی۔شائد موت کا وقت قریب آ چکا تھا۔میں نہ زمین پر تھا نہ آسمان پر نہ کوئی دیکھنے والا نہ سننے والا، نہ ہی کوئی مددگار و غمخوار۔میں پانیوں میں معلق تھا اور قدرت کا منتظر!

خدا کی قسم

میں نے پانیوں میں اپنے خالق و مالک، قادر مطلق! کو پکارا۔اے خدا! اب تیرے سوا کوئی سننے والا، کوئی دیکھنے والا، کوئی مددگار، کوئی چارہ گر، چارہ ساز، کوئی سہارا اور نہ ہی کوئی راہ نجات ہے۔میری لاش جھیل نما تالاب میں گل سڑ جائے گی۔دنیا میں کسی کو علم بھی نہ ہو گا۔اے خدا! اگر موت آ چکی ہے تو تو اپنے فرشتوں کو حکم فرما کہ وہ میری اس حالت سے، میری اس موت سے میرے آقا، خلیفہ ثانی کو آگاہ کریں تا کہ حضور میری نماز جنازہ ادا فرمائیں۔

حیلے سب جاتے رہے اک حضرت توّاب ہے

اتنے میں ایک دوسری بڑی لہر آئی۔اس لہر نے ڈوبتے ہوئے کو اٹھا کر پار والے کنارے کے اتھلے پانی میں پھینک دیا۔میرے پاؤں زمین پر لگ گئے۔پھر بھی پانی کمر تک تھا۔نئی زندگی نے نیا حوصلہ عطا کیا۔پانی کو چیرتا ہوا، دھان کے کھیتوں کی منڈیروں سے ہوتا ہوا خشکی پر جا پہنچا۔

چلتے چلتے اچانک ایک چبوترا نمودار ہوا میں اس چبوترے پر بیٹھ گیا۔میں بے حد نڈھال ہو چکا تھا۔موت کا مقابلہ کرتے کرتے ساری طاقت قریباً ختم ہو چکی تھی۔ادھر سارے دن کا بھوکا، تھکا ماندہ بھی تھا میں نے مغرب وعشاء کی نمازیں اسی چبوترے پر بیٹھ کر ادا کیں۔اس طرح غیب سے نمودار چبوترے کا حق ادا ہوا۔بوجہ نقاہت اسی چبوترے پر لیٹ گیا اور رات وہیں گزارنے کا سوچا۔کیا وقت تھا۔میں کہاں تھا کچھ معلوم نہیں تھا۔دھان کے کھیت اور سنسان علاقہ سانپ بچھو اور ناگہانی آفت کا خدشہ، نیم بیہوشی کی سی حالت میں چبوترے پر لیٹ گیا۔

کہیں دور سے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دی۔''کتے تو آبادی میں ہوتے ہیں''۔آبادی کا خیال آتے ہی ٹوٹی ہوئی ہمت سے کتوں کی آواز پر دور تک چلتا چلا گیا۔سامنے ایک گاؤں نظر آیا۔ایک کھلی گلی میں چلتے ہوئے ایک جگہ چار پانچ بوڑھے بزرگ لکڑی کے بڑے بڑے تنوں پر بیٹھے باہم باتیں کر رہے تھے۔یہ بیدہ پور تھا۔ان بزرگوں میں سے پیر محمد خان صاحب نے مجھے پہچان لیا۔وہ بھائی واجد علی خان صاحب احمدی کو گھر سے جگا کر لے آئے۔سبھی میرے بے وقت آنے پر حیران رہ گئے۔

محترم واجد علی خان صاحب احمدی نے اخوت کا بہترین مظاہرہ کیا۔کھانا کھلایا۔ان کے ہاں آرام سے رات گزاری۔

یہ میری زندگی کا دوسرا ناقابل فراموش واقعہ ہے اور قدرت کا ایک کرشمہ!

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عصمت اللہ قمر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ یکم جنوری 2006ء کو میرے بیٹے مبین احمد اور باسل احمد ولد مکرم ڈاکٹر نور الدین کمال صاحب کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ خاکسار نے بچوں سے قرآن کریم سنا اور مکرم عبدالسمیع بھٹی صاحب صدر جماعت کنری نے دعا کروائی۔ دونوں بچے وقف نو کی تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں انوار قرآن کا فیض عطا فرمائے اور خادم سلسلہ بنائے۔ آمین

تاریخ احمدیت میر پور خاص سندھ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امارت ضلع میر پور خاص اپنے ضلع کی تاریخ احمدیت مرتب کر رہی ہے۔ لہٰذا ضلع میر پور خاص کی تمام جماعتوں اور یہاں سے نقل مکانی کرنے والے خاندانوں سے اپیل کی جاتی ہے کہ اس سلسلہ میں مکمل تعاون فرمائیں۔ رفقائے حضرت مسیح موعود کے کوائف فوٹوز، خلفاء سلسلہ کا میر پور خاص میں ورود، اس موقع کی تصاویر، ایمان افروز واقعات، یا کسی احمدی نے دینی یا دنیوی شعبہ میں نمایاں خدمات سرانجام دی ہوں تو اس حوالہ سے کوائف، فوٹوز اور معلومات مہیا کر کے ممنون فرمائیں۔

اس سلسلہ میں درج ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

1۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب پوسٹ بکس نمبر 2 میر پور خاص سندھ

Ph.0300.3301007

2۔ مکرم رانا طاہر احمد صاحب ربوہ

Ph.047-6213087-Mob.0301.7974

تقریب شادی

مکرم ملک بشیر احمد اعوان صاحب (ر) انسپکٹر وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم ملک سلیم الدین احمد صاحب ٹویوٹا موٹرز سرگودھا کی شادی مکرمہ شاہدہ شمیم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد ارشد ظفر وینس صاحب صدر محلّہ دارالیمن وسطی (حمد) کے ساتھ 17 دسمبر 2005ء کو انجام پائی۔ ان کے نکاح کا اعلان محترم محمد ادریس صاحب شاہد مربی سلسلہ نے 21 دسمبر 2004ء کو بیت الحمد وسطی (حمد) میں بعد نماز عصر پچاس ہزار روپے حق مہر پر کیا تھا۔ تقریب رخصتانہ بیت الحمد گنبداں والی کے ملحقہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے دعا کروائی۔ 18 دسمبر کو خاکسار نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ اس میں مکرم محمد ادریس صاحب شاہد صدر محلّہ دارالیمن شرقی نے دعا کروائی۔ بچی محترم چوہدری غلام قادر صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ کی پوتی اور محترم مولانا عبدالعزیز وینس صاحب مرحوم مربی سلسلہ سیرالیون یوگنڈا اور فجی کی بھتیجی ہیں اور ملک سلیم الدین احمد صاحب محترم ملک محمد عظیم صاحب مرحوم صدر جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کے پوتے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بہت مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

افسوسناک حادثہ

مکرم رانا محمود احمد صاحب کارکن دفتر جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بھتیجے مکرم رانا محمد عثمان صاحب ولد مکرم رانا منظور احمد صاحب واپڈا ربوہ محلّہ دارالعلوم وسطی بعمر 22 سال مورخہ 13 مارچ 2006ء کو کھڑیانوالہ کے نزدیک فیکٹری میں ڈیوٹی کے دوران بجلی کا کرنٹ لگنے سے وفات پا گئے۔ اسی دن بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی گئی جس میں ربوہ اور دوسری جگہوں سے آئے ہوئے کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی عام قبرستان میں تدفین کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے دعا کروائی مرحوم نے اپنے پیچھے والدین کے علاوہ ایک چھوٹا بھائی مکرم رانا بلال احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ اور دو بہنیں یادگار چھوڑی ہیں مرحوم نہایت خوش اخلاق نمازی ملنسار تھے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب صدر حلقہ سمن آباد لاہور کی اہلیہ صاحبہ کا کچھ عرصہ پہلے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ایک ٹانگ کا فریکچر ہو گیا تھا۔ جس کا سروس ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

قومی اخبارات سے

خوشحال پاکستان فنڈ کا قیام وزیراعظم شوکت عزیز نے ملک میں 5۔ارب روپے سے خوشحال پاکستان فنڈ کے قیام کا اعلان کیا ہے جس سے ملک کے دور دراز پسماندہ علاقوں کو ترقی کی یکساں سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ دو ہفتے تک کابینہ میں ردوبدل ہوگا۔

پتنگ بازی سے ہلاکتوں کی ذمہ داری سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت نے آرڈیننس میں 15 دن کیلئے پتنگ بازی اور سامان کی تیاری کی اجازت دی تھی جس کی ذمہ داری عدالت پر عائد نہیں ہوتی اس دوران ہلاکتیں حکومت کی غفلت کا نتیجہ ہیں پنجاب حکومت دیت ادا کرے۔ پتنگ بازی کے دوران چھتوں سے گر کر ہلاک ہونے والوں کے معاملہ پر دیت لاگو نہیں ہوگی۔ ان ہلاکتوں کے ذمہ دار خود والدین ہیں ملک بھر میں پتنگ بنانے، اڑانے، ڈور تیار کرنے اور ان کی خرید و فروخت پر تاحکم ثانی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

سانحہ ارتحال

محترم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں کہ مکرم سخاوت حسین خان صاحب ولد مکرم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری ناصر آباد جنوبی ربوہ چند دن کی علالت کے بعد 9 مارچ 2006ء کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں بعمر 88 سال وفات پا گئے۔ چھ ماہ پہلے آپ کی اہلیہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اللہ کو پیاری ہو گئی تھیں۔ مرحوم نے سوگواروں میں تین بیٹے مکرم نصیر احمد خان صاحب مینیجر مسلم کمرشل بینک ربوہ، مکرم مبشر احمد خان صاحب (انکم ٹیکس) اور مکرم منور احمد خان صاحب آف دارالفتوح اور ایک بیٹی محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع خان صاحب آف لاہور چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ بیت المبارک میں اسی دن بعد نماز مغرب مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم سید خالد احمد شاہ صاحب ناظر مال خرچ نے دعا کروائی۔ مرحوم خدا کے فضل سے نہایت درجہ ملنسار، عالی ظرف اور صابر و شاکر وجود تھے۔ ایک نوجوان بیٹے اور ایک نوجوان بیٹی کی وفات کا صدمہ بڑے صبر سے برداشت کیا اور خالق و مالک کی رضا پہ راضی رہے۔ جملہ احباب جماعت سے دونوں کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کی ساری اولاد کو ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ جات اور بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع کراچی کے دورہ پر ہیں تمام احباب جماعت سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
فون:047-6211538
اکسیر نونہال: قابل اعتماد بے بی ٹانک
معدہ، جگر کی اصلاح کر کے غذا جزو بدن بناتا ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-B/32 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

اعلان داخلہ
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ انگلش میڈیم میں داخلہ کا شیڈیول درج ذیل ہوگا۔
(1) مونٹیسوری KG2+KG1 پریپ اور ون کلاس میں داخلہ یکم مارچ سے شروع ہیں جو نشستوں کے پر ہوتے ہی بند کر دیا جائے گا۔ (2) داخلہ کیلئے ابتدائی عمر 31 مارچ تک $3\frac{1}{2}$ تا $4\frac{1}{2}$ سال ہونی چاہئے (3) کلاس Two تا کلاس 8th ہر کلاس میں صرف 20 طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ (4) داخلہ صرف ٹیسٹ میں کامیاب ہونے والے طلبہ کو دیا جائے گا۔ (5) ٹیسٹ سابقہ کلاس کے مضامین انگلش، ریاضی اور سائنس کا لیا جائے گا۔
داخلہ فارم اور پراسپکٹس ادارہ کے آفس سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔
نیز ادارہ میں کوالیفائیڈ ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم گریجویٹ تنخواہ -/2490 روپے
یونیق سکالرز اکیڈمی کمپیوٹرائزڈ 62-61 طاہر پارک ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔مارچ	
طلوع فجر	4:48
طلوع آفتاب	6:09
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:23

درخواست دعا

مکرمہ قدسیہ حفیظ صاحبہ لاہور تحریر کرتی ہیں کہ مکرم زاہد سعید ملک صاحب ولد مکرم میجر سعید احمد ملک صاحب واشنگٹن امریکہ کا برین ٹیومر کا آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور کامل وعاجل شفا عطا فرمائے۔

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
افضل جیولرز
چوک یادگار ربوہ
فون شوروم 047-6213649 فون 047-6211649

میاں غلام مرتضیٰ محمود

ترقی کی جانب ایک اور قدم نام ہی کافی ہے
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
فون شوروم 047-6215747 فون 047-6211649

SITUATION VACANT
ACCOUNTANT

Incumbent must be well conversant with maintenacne of accounts payable & receivables, bank reconciliation, cash book, general ledger, trial balance and Profit & Loss, Balance sheet. Knowledge of computer is essential. The company provides congenial working environment.

REQUIREMENT

CA Inter or articleship completed with minimum 3 Years experience. Minimum 10 years experience for candidates without CA inter or equivalent.
Good salary according to proficiency with facility of accommodation. bonus, medical & pension.etc.
Please apply in confidence to:

General Manager
Pakistan Chipboard Pvt.Ltd.
P.O. Box# 18, GT Road, Jhelum-49600
Phone: 0544-646580-81 Fax:0544-646582

چاندی میں اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب چوک کے ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
فون شوروم چوک 047-6214510- 049-4423173

24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
بلڈ پریشر، بلڈ شوگر، بچوں کے جملہ امراض
نیز سرجری (ہر قسم کے آپریشن) الٹراساؤنڈ کیلئے
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون: 047-6213944-6214499

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
گجر پراپرٹی سنٹر
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل 0300-9488447:
ای میل umerestate@hotmail.com:
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim Connections کارڈز ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: ذیشان قمر
Email:uepak@hotmail.com

ڈیلر: فریج، ایئر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
فخر الیکٹرونکس
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
L.G-Samsung Sony Projection T.V 43" 44" 54"
بازار سے شرطیہ کم قیمت پر حاصل کریں
الیکٹرونکس اور گیس اپلائینسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
نئی خوبصورت پائیدار راوی موٹر سائیکل نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہیں۔
سپلٹ ایئر کنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (PEL)
ایڈریس C1/26/2 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

CNG/AC
کمپنی فٹڈ کرایہ صرف 800/-روپے علاوہ CNG
اور ٹول پلازہ گھر سے گھر تک پک اینڈ ڈراپ
الفرقان رینٹ اے کار
0333-4865393
فون: 042-7595739-0300-4284508

معائنہ نظر بذریعہ کمپیوٹر کانٹیکٹ لینز، نظر دھوپ کی عینکیں
ڈاکٹری نسخہ کے عین مطابق عینکیں
نعیم آپٹیکل سروس
چوک کچہری بازار، فیصل آباد فون: 041-642628

انگریزی ادویات، ٹیکہ جات کا مرکز، بہترین تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر میاں ریاض احمد فون: 2632606-2642605

Khursheed Packages
Printers & Manufacturers of solid of carogated Board Cartons & packing Material
50-B warraich Street, Small Industrial Estate Sargodha Road Faisalabad.
Ph Off:041-8868412-13 Fax: 041-8869778
0300-7264578: مبشر احمد
0300-8666678: جواد احمد
0300-8657878-0345-7777775: حماد احمد

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

ماشاء اللہ روم کولرز
AC کا نعم البدل فین بلوور اور ڈکٹ والے کولر ارزاں سپیڈ موٹر کے ساتھ مختلف سائزوں میں دستیاب ہیں۔ نیز پرانے کولر کی ریپئرنگ کروائیں۔ خوشبودار خس بھی دستیاب ہے۔
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5153706-0300-9477683

CPL-29FD